69793 ـ قالین والی مسجد میں جوتوں سمیت نماز ادا کرنا

سوال

جامع مسجد میں جوتوں سمیت نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے، اور دلیل یہ دینا کہ جوتے کھولنے اور بند کرنے مشکل ہیں اور وقت بھی تنگ ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جوتوں سمیت نماز ادا کرنا مباح امور میں شامل ہوتا ہے، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی مخالفت میں اس کا حکم دیا، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام اپنے جوتوں سمیت نماز ادا کیا کرتے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے جوتوں کو دیکھیں کہ کہیں اس میں گندگی ہی نہ لگی ہو.

اور ایك موقع پر جبریل امین علیہ السلام کے بتانے پر کہ جوتے میں گندگی ہے دوران نماز ہی جوتا اتار دیا، اور صحابہ کرام نے بھی اپنے جوتے اتار دیے، یہ سب واقعات صحیح احادیث میں موجود ہیں، اور ذیل کی سطور میں مستقل فتوی کمیٹی کا فتوی بھی بیان کیا جائیگا.

بلاشك اس وقت ان کی مساجد میں قالین نہ تھے، بلکہ ان میں ریت اور کنکریاں ہوتی جو جوتے سمیت داخل ہونے سے متاثر نہیں ہوتی تھی، لیکن آج کی مساجد میں قالین بچھا دیے گئے ہیں، چنانچہ جوتوں سمیت مسجد میں جانے سے مسجد میں گرد وغبار اور گندگی پھیلے گی، اور بعض لوگ اس میں سستی اور کاہلی سے کام لیتے ہوئے ایسے ہی مسجد میں داخل ہو جائیں اوران کے جوتوں کو گندگی اور نجاست لگی ہوئی ہو.

اور اگر ہم جوتوں سمیت قالین پر نماز ادا کرنے کی اجازت دے دیں تو پھر ہمیں صفائی کے لیے مسجد میں بہت سے ملازم رکھنا پڑینگے، ہم یہ نہیں کہتے کہ ہر روز بلکہ وہ ہر نماز کے بعد مسجد کی صفائی کریں، ہمارے خیال کے مطابق اسے قبول کرنے والا شخص مٹی اور گرد و غبار سے بھرے ہوئے قالین پر نماز ادا کرنے پر راضی نہیں ہو گا، چہ جائیکہ لوگوں کی سستی اور کاہلی سے اس کے علاوہ دوسری گندگی یا نجاست پر.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

مسجد میں جوتوں سمیت داخل ہونے کے متعلق اختلاف پیدا ہو گیا ہے، چنانچہ اس سلسلے میں شرعی حکم کیا ہے

؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" مسجد میں جوتوں سمیت داخل ہونا اور جوتوں سمیت نماز ادا کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے؛ چنانچہ ابو داود رحمہ اللہ تعالی سنن ابو داود میں اپنی سند کے ساتھ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو ایک روز نماز پڑھا رہے تھے کہ دوران نماز ہی جوتے اتار کر اپنی بائیں جانب رکھ لیے، جب لوگوں نے دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیے، چنانچہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمانے لگے:

" تمہیں کس چیز نے اپنے جوتے اتارنے پر ابھارا ؟ "

صحابہ کرام نے عرض کیا: ہم نے آپ کو جوتا اتارتے ہوئے دیکھا تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" میرے پاس جبریل امین آئے اور بتایا کہ جوتوں میں گندگی ہے, اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد آئے تو وہ دیکھے اور اگر اپنے جوتے میں گندگی لگی ہوئی دیکھے تو اسے زمین پر رگڑ کر ان جوتوں سمیت نماز ادا کر لے "

اور ابو داود رحمہ اللہ نے یعلی بن شداد بن اوس عن ابیہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہودیوں کی مخالفت کرو کیونکہ وہ اپنے جوتوں اور موزوں میں نماز ادا نہیں کرتے "

اور ابو داود رحمہ اللہ نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں:

" میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگے پاؤں اور جوتوں میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا "

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے.

لیکن قیمتی قسم کے قالین مسجدوں میں بچھانے کے بعد مسجد میں داخل ہونے والوں کو چاہیے کہ اگرچہ جوتے پاک بھی ہوں تو وہ صفائی کو مد نظر رکھتے ہوئے جوتے اتار لیں، تا کہ نمازیوں کو اذیت نہ ہو، اور ہو سکتا ہے

جوتوں کے نیچے لگی ہوئی گندگی قالین کو نہ لگ جائے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (6 / 213 ـ 214)

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

جوتوں سمیت نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

" جوتے صاف ہوں تو ان میں نماز ادا کرنا مستحب ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جوتوں میں نماز ادا کرتے تھے، اور اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یہودی اور عیسائی اپنے جوتوں اور موزوں میں نماز ادا نہیں کرتے چنانچہ تم ان کی مخالفت کرو "

اور جو کوئی ننگے پاؤں نماز کرے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض اوقات ننگے پاؤں نماز ادا کرنا ثابت ہے.

اور اگر مسجد میں قالین وغیرہ بچھے ہوں تو جوتے اتارنا اولی ہیں تا کہ قالین گندا نہ ہو، اور مسلمان اس پر سجدہ کرنے سے نفرت نہ کرنے لگیں " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز

اور شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور میں نے اپنے سلفی بھائیوں کو نصیحت کی ہے وہ اس مسئلہ ۔ یعنی مسجد میں جوتوں سمیت نماز ادا کرنا ۔ میں تشدد سے کام نہ لیں، کیونکہ فرق یہ ہے کہ آج مساجد میں قالین وغیرہ بچھا دیے گئے ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں مسجد نبوی میں قالین نہ تھے.

ان کے لیے میں نے سنت نبویہ میں سے ایك اور قصہ کے ساتھ مقارنہ کیا ہے: یہ کہ اگر دوران نماز کسی کو تھوك یا بلغم وغیرہ آ جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ وہ اپنی بائیں جانب یا پھر اپنے قدموں کے نیچے تھوکے، یہ واضح ہے کہ ایسا اس صورت میں ہو سکتا ہے وہاں زمین ہو ۔ یعنی مسجد کی زمین مٹی والی ہو جہاں تھوکا جائے ۔ جس میں مٹی اور ریت وغیرہ ہو، لیکن آج مساجد میں قالین بچھے ہوئے ہیں، تو کیا آپ کہتے ہیں کہ مسجد میں قالین پر تھوکنا جائز ہے ؟! تو یہ بھی اسی طرح ہے " انتہی

علامہ البانی رحمہ تعالی نے جو کچھ کہا ہے، اس سے قبل امام احمد رحمہ اللہ بھی یہی کہہ چکے ہیں.

چنانچہ ابن رجب رحمہ اللہ تعالی " فتح الباری " میں بکر بن محمد سے نقل کرتے ہیں:

میں نے ابو عبد اللہ ـ یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ـ سے کہا:

مسجد میں ایک شخص تھوک کر اپنے پاؤں کے ساتھ رگڑ دینے کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟

ان کا کہنا تھا: یہ ساری حدیث میں نہیں ، ان کا کہنا تھا: مساجد میں چٹائیاں بچھا دی گئی ہیں، یہ اس طرح نہیں رہیں جس طرح پہلے تھیں.

انہوں نے کہا: زیادہ تعجب یہ ہے کہ اگر وہ نماز کے دوران تھوکنا چاہے تو جب تھوک مسجد کے علاوہ کہیں اور گرے تو اپنی بائیں جانب تھوکے، اور اگر وہ مسجد میں ہو اور مسجد کے باہر تھوک نہ گرے تو وہ اسے کپڑے میں تھوک لے " انتہی

البواری: بنی ہوئی چٹائی کو کہتے ہیں، جیسا کہ القاموس المحیط میں ہے.

چنانچ انہوں نے بیان کیا ہے کہ مسجد میں تھوک کر پاؤں کے ساتھ ملنا اس وقت تھا جب مساجد میں چٹائیاں نہیں بچھی ہوتی تھیں.

اور اگر جوتے اتارنے میں مشکل ہو، مثلا وہ جوتے جو فوجی پہنتے ہیں ان کے لیے جوتے صاف ہونے کا یقین ہونے پر جوتے سمیت نماز ادا کرنی جائز ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا مسجد میں جوتے خاص کر لمبے فوجی جوتوں میں نماز ادا کرنا جائز ہے ، خاص کر فوجیوں کا کام ہمیشہ جوتے پہننے کا متقاضی ہے، یہ علم میں رہے کہ آج مساجد میں قالین وغیرہ بچھائے جا چکے ہیں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر جوتے پاک صاف ہوں تو مسجد میں جوتوں سمیت داخل ہونا اور ان میں نماز ادا کرنا جائز ہے، لیکن مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیے کہ جوتے صاف ہوں اور گندگی وغیرہ نہ لگی ہو " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (6 / 215 ـ 216)

اس بنا پر اب مساجد میں جوتوں سمیت نماز نہیں کرنی چاہیے، لیکن جس کے لیے جوتے کھولنے میں مشقت ہو تو وہ ان کے صاف ہونے کا یقین کر لینے کے بعد جوتوں سمیت نماز ادا کر لے، اور اپنے ساتھ والے اذیت نہ دے، اور اگر ایسا کرنے سے اختلاف اور بغض اور نفرت پیدا ہوتی ہو تو مسلمانوں کے مابین محبت و الفت پیدا کرنے کے لیے جوتے اتارنا، اور اس سبب کا باعث بننا جس سے دشمنی و بغض پیدا ہوتا ہو ترک کرنا اولی اور بہتر ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اس سنت پر گھر میں عمل کیا جا سکتا ہے، جہاں کوئی فساد کا خطرہ نہیں، یا پھر خالی زمین جہاں قالین نہ بچھے ہوں نماز ادا کی جا سکتی ہے.

واللہ اعلم .